إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

الفضل قادیان

خطبہ نمبر ۳۴

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی: سالانہ — ششماہی — سہ ماہی — بیرون ہند سالانہ [illegible]

قیمت فی پرچہ [illegible]

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۶ | مورخہ ۲۴ شعبان ۱۳۵۷ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۱۹ اکتوبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۲۴۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْاٰنِ - لَا يَمَسُّهٗ إِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ

تمام خیر قرآن میں ہے۔ مگر اس کے معارف تک وہی لوگ پہونچتے ہیں۔ جو پاک کئے جاتے ہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بڑا کام قرآن کریم کا خلق اللہ کے اصولوں کی اصلاح تھی سو اس نے تمام دنیا کو صاف اور سیدھے اصول خداشناسی اور حقوقِ عباد کے عطا کئے اور گم گشتہ توحید کو قائم کیا۔ اور دنیا کے پُر ظلمت خیالات کے مقابل پر وہ پُر حکمت اور پُر نور اور بااینہمہ اعلیٰ درجہ کا بلیغ و فصیح کلام پیش کیا جس نے تمام اسوقت کے موجودہ خیالات کو پاش پاش کر دیا۔ اور حکمت اور معرفت اور بلاغت اور فصاحت اور تاثیرات کی رو سے ایک عظیم الشان معجزہ دکھلایا۔ پھر ایسا ہی ہر ایک وقت میں جب کسی قسم کی ظلمت جوش میں آگئی۔ تو اسی پاک کلام کا نور اس ظلمت کا مقابلہ کرتا رہا۔ کیونکہ وہ پاک کلام ایک ابدی معجزہ اور مختلف زمانوں کی مختلف تاریکی کے اٹھانے کے لئے ایک کامل روشنی اپنے اندر لایا تھا۔ لہٰذا وہ ہر ایک قسم کی تاریکی کو اپنے نور کی قوت سے رفع دفع کرتا رہا۔ یہانتک کہ وہ زمانہ آگیا کہ جس میں ہم ہیں اور جیسا کہ قرآن کریم نے پیشگوئی کی تھی زمین نے ہمارے زمانہ میں وہ تمام تاریکیاں جو زمین کے اندر مخفی تھیں۔ باہر رکھدیں اور ایک سخت جوشِ ضلالات اور بے ایمانی اور بد استعمالی عقل کا برپا ہوگیا۔ یہ وہی طبائع زائغہ کا جوش ہے جسکو دوسرے لفظوں میں دجال کے نام سے موسوم کیا گیا تھا اور خدا تعالےٰ نے قرآن کریم میں خبر دی تھی۔ کہ وہ عالیشان اور کامل کلام اس طوفان پر بھی غالب آئیگا۔ سو ضرور تھا۔ کہ کلام الٰہی میں وہ سچا فلسفہ بھرا ہوا ہوتا۔ جو حال کے دھوکا دینے والے فلسفہ پر غالب آجاتا۔ کیونکہ وہ ابدی اصلاحوں کے لئے آیا ہے۔ وہ نہ تھکے گا۔ اور نہ درماندہ ہوگا جبتک کہ ہر ایک سلیم طبیعت پر اپنی سلطنت قائم نہ کر [illegible]

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بخیریت بمبئی پہنچ گئے

بمبئی ۱۶ اکتوبر۔ بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ معہ خدام بخیریت بمبئی پہونچ گئے ہیں۔ الحمد للہ۔

جماعت احمدیہ قادیان کا یوم التبلیغ

قادیان ۱۷ اکتوبر۔ کل مقامی جماعت احمدیہ نے شاندار طریقہ پر یوم التبلیغ جو غیر احمدیوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے مقرر تھا۔ منایا۔ جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ کے زیر انتظام تمام محلہ جات کے سکرٹریان تبلیغ کو مضافاتِ قادیان کے مختلف جہات کے دیہات تقسیم کر دیئے گئے تھے۔ اور ضروری ہدایات دے دی گئی تھیں۔ سکرٹریان تبلیغ نے اپنے اپنے محلہ میں تبلیغی وفود بنائے۔ اور ہر وفد کا ایک امیر اور نائب امیر مقرر کیا۔ اور آبادی کے لحاظ سے مختلف قسم کے تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کرنے کے لئے دیئے اس انتظام کے ماتحت احمدی احباب اپنے اپنے مقرر کردہ حلقہ میں شام تک تبلیغ کرتے رہے تقریباً چار ہزار ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ اور ۷، ۸ میل کے حلقہ میں تقریباً ۶۰ دیہات میں تبلیغ کی گئی۔ بعض اصحاب دور کے قصبات میں بذریعہ سائیکل گئے۔ کل وفود جنہوں نے پیدل جا کر تبلیغ کی تقریباً ۶۰ تھے۔ موصولہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ لوگوں نے زیادہ توجہ سے باتیں سنیں اور کسی قسم کا کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب جماعت احمدیہ سے

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(۱) اللہ تعالیٰ نے جس عظیم الشان خدمت کا موقعہ جماعت احمدیہ کو دیا ہے۔ وہ دنیا کے پردہ پر بہت ہی کم قوموں کو نصیب ہوا ہے۔

(۲) مگر جس قربانی کا اس جماعت سے مطالبہ ہے۔ وہ بھی بہت کم جماعتوں سے ہوا ہے۔ اور وہ قربانی صبر ہے۔ یعنی استقلال اور ہمت سے ایک ایسے نتیجہ کا انتظار جو کو یقینی ہے۔ مگر نسبتاً لمبے عرصہ کے بعد ظاہر ہونے والا ہے۔

(۳) مگر اس امتحان میں ایک قوم ہم سے پہلے کامیاب ہو چکی ہے۔ اور وہ مسیحیوں کی قوم ہے۔ انہیں کامیابی تین سو سال کے بعد ہوئی۔ جس عرصہ میں لاکھوں عیسائی قتل کیا گیا۔ لاکھوں وطن سے بے وطن ہوا۔ لاکھوں کے مال و اسباب لوٹ لئے گئے۔ صدی کے بعد صدی آئی۔ لیکن اس قوم نے ہمت نہ ہاری۔ آخر تین سو سال بعد فقیری کی گدڑی پھینک کر بادشاہت کا خلعت پہنا۔ اور آناً فاناً سب دنیا پر چھا گئی اسی لمبے انتظار کا نتیجہ تھا۔ کہ وہ اس قدر لمبے عرصہ تک حکومت کرنے کے قابل ہو گئی۔

(۴) جماعت احمدیہ کے انتظار کا زمانہ تو اس سے بہت کم ہے۔ پھر کیا ہمارا صبر پہلے مسیح کی امت سے زیادہ شاندار نہیں ہونا چاہیئے۔

(۵) ہمارے مسیح نے جو معجزات دکھائے وہ پہلے مسیح سے بہت زیادہ اور زیادہ اہم ہیں۔ پھر کیا ہمارے ایمان ان سے بہت زیادہ قوی نہیں ہونے چاہئیں۔ اور کیا اسی کے مطابق ہماری قربانیاں بڑھی ہوئی نہیں ہونی چاہئیں۔

(۶) مگر اے عزیزو مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس دفعہ یعنی تحریک جدید کے دوسرے دور میں جماعت نے اس طرح قربانی پیش نہیں کی جس طرح کہ اس نے پہلے دور میں پیش کی تھی۔

(۷) آج تحریک جدید کا کام محض اس وجہ سے رک رہا ہے۔ کہ بعض دوستوں نے اپنے وعدے پورے کرنے میں سستی دکھائی ہے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ یہ سستی کمی ایمان کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ محض بھول چوک کی وجہ سے ہے۔

(۸) پس میں تمام دوستوں کو ان سب کو جنہوں نے اس کام کا بیڑا اٹھایا تھا۔ اور ان سب کو جن کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت کی چنگاری سلگ رہی ہے۔ گو وہ عہدہ دار نہیں کہتا ہوں۔ کہ کمر کس کر کھڑے ہو جائیں۔ اور گھر بہ گھر پھر کر ان دوستوں سے چندے وصول کریں۔ جو وعدے تو کر چکے ہیں۔ مگر ابھی انہوں نے ادا نہیں کیا۔

(۹) گزشتہ سالوں کے بقائے ملا کر ستر ہزار کے قریب وعدوں کی وصولی باقی ہے۔ پس یہ کام معمولی نہیں۔ آپ کی رات دن کی تگ و دو کو چاہتا ہے۔ کیونکہ وعدوں کی وصولی کی تاریخ میں دو ماہ سے بھی کم اب باقی ہیں۔

(۱۰) آپ کی یہ محنت رائگاں نہ ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل آپ پر جو وصولی کریں گے نازل ہوں گے۔ اور ان پر بھی جو میری آواز پر لبیک کہتے ہوئے فوراً اپنے وعدے پورے کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ

(۱۱) دوستوں کو یہ بھی چاہیئے کہ وہ ساتھ کے ساتھ دعائیں بھی کرتے جائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان پر اپنے خاص فضل فرمائے۔ جو وعدے پورے کرنے والے ہیں۔ اور ان کی سستی کو دور کرے۔ جو شامتِ اعمال کی وجہ سے ابھی اس نعمت کو حاصل نہیں کر سکے۔ کیونکہ آخر وہ ہمارے بھائی ہیں۔ اور ان کی سستی ہم پر اثر انداز ہوئے بغیر نہیں رہ سکی۔ اور اگر خدا تعالیٰ انہیں بخشے۔ تو یہ ہمارے لئے ویسا ہی خوشی کا موجب ہے۔ جیسا کہ اس نے ہمیں بخشا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ شعبان ۱۳۵۷ھ

خطبہ جمعہ

زیکوسلواکیہ پر یورپ کی ہولناک جنگ قرآن کے بیان کردہ طریق سے رکی

اور یہ طریق آج سے چودہ سال قبل بتوفیق الٰہی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے پیش فرمایا تھا

از حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۳۰ ستمبر ۱۹۳۸ء

72

سُورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا ہماری جماعت ایک مذہبی جماعت ہے۔ اور ہمیں بحیثیت جماعت براہِ راست سیاسیات سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن بعض موقعوں پر سیاسیات اخلاق کے ساتھ وابستہ ہو جاتی ہیں اور ان سے وابستہ ہو کر مذہب کا بھی جزو ہو جاتی ہیں۔ گو یہ جائز نہیں جیسا کہ ہمارے ملک میں مولویوں اور ملانوں کا قاعدہ ہے کہ ہر چیز کو کھینچ تان کر

مذہب کا جزو

بنا دیتے ہیں۔ گورنمنٹ نے کوئی رستہ سیدھا کرنے۔ یا سڑک صاف کرنے کے لئے کسی مسجد کے غسل خانہ یا طہارت خانہ کو اپنی جگہ سے ہلایا تو سارے ملک میں شور بپا کر دیا۔ کہ مداخلت فی الدین ہو گئی۔ یہ مذہب نہیں۔ بلکہ مذہب کے ساتھ تمسخر ہے کیونکہ کم سے کم انگریزی گورنمنٹ ایسے تغیرات کسی مذہبی غرض کے ماتحت نہیں کرتی۔ بلکہ تمدنی اغراض کے ماتحت کرتی ہے۔ ہندوؤں مسلمانوں غرضیکہ سب پبلک کے مفاد کے لئے سڑک چوڑی کرنے کی غرض سے کسی پاخانہ کو اگر یہاں سے ہٹا کر وہاں کر دیا گیا۔ تو یہ مداخلت فی الدین نہیں ہو سکتی۔ یہ تو اگر کوئی عقلمند مسلمان حکومت ہو۔ تو وہ بھی کرے گی۔ مگر یہ لوگ

ہر چیز کو مذہب میں داخل

کر دیتے ہیں۔ حتے کہ کبھی تو یہ فتوے دے دیتے ہیں۔ کہ کانگرس میں شریک ہونا کفر ہے۔ اور کبھی یہ کہ کانگرس میں شریک ہوئے بغیر اسلام باقی نہیں رہ سکتا۔ یہ طریق بالکل ناجائز ہے۔ گو بعض مواقع پر سیاست اور مذہب ایک ہو جاتا ہے۔ اس صورت میں سیاست کی طرف توجہ کرنا اسلام کے لئے مفید ہوتا ہے۔ اور ایسے ہی مواقع میں سے ایک کے متعلق میں آج کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں۔

آج صبح کی خبروں سے جو وائرلیس کے ذریعہ موصول ہوئی ہیں۔ پتہ لگتا ہے۔ کہ

یورپ میں جنگ

کے جو آثار نظر آ رہے تھے۔ اور جن کو دُور رکھنے کے لئے برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر چیمبرلین کوشش کر رہے تھے۔ ان کی کوشش کامیاب ہو گئی ہے۔ بظاہر یہ ایک سیاسی چیز ہے۔ مگر جیسا کہ میں آگے چلکر بتاؤں گا۔ اس میں

اسلام کی عظیم الشان فتح

ہے۔ فیصلہ ان اصول پر ہوا ہے کہ یکم اکتوبر کو زیکوسلواکیہ کا جرمن علاقہ جرمنی کے سپرد کر دیا جائے گا۔ تا اس کا چیلنج پورا ہو جائے۔ اور بقیہ حصہ دس اکتوبر تک آہستہ آہستہ دیا جاتا رہے گا۔ مگر یہ علاقہ اس سے کچھ کم ہے۔ جو جرمن مانگتے تھے۔ باقی جو جھگڑے والا علاقہ ہے۔ یا جو دوسرے ضمنی سوالات یعنے جنگی اور اقتصادی امور حل طلب ہیں مثلاً یہ کہ جو زیک اس علاقہ سے دوسرے علاقہ میں جائیں گے۔ یا جو جرمن کسی دوسرے علاقہ سے یہاں آئیں گے۔ ان کی جائیدادوں وغیرہ کا کیا بنے گا۔ ان کا ایک کمیشن کے ذریعہ جس میں برطانیہ۔ فرانس۔ اٹلی اور زیکوسلواکیہ کا ایک ایک نمائندہ ہوگا۔ فیصلہ کیا جائے گا۔ اور کوشش کی جائے گی۔ کہ اکتوبر کے آخر تک یہ سب فیصلہ کر دیا جائے۔ اور ۲۵۔ نومبر تک کل جھگڑے کا فیصلہ ہو جائے گا۔ یہ یورپ کی جنگ کا سوال تھا۔ جو اس وقت ساری دُنیا کا مالک سمجھا جاتا ہے۔ اور خالص جنگ کو مدنظر رکھتے ہُوئے ایشیا کو اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہو سکتی۔

ایشیا قومی لحاظ سے

سیاسی رنگ میں اپنی طاقت کھو چکا ہے ایشیا کا سب سے بڑا ملک چین ہے۔ جو اس وقت فٹ بال کی گراؤنڈ بنا ہوا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور دوسرا بڑا ملک یعنی ہندوستان اس وقت یورپ کی ایک بڑی قوم کے ماتحت ہے۔ گویا ایشیائی آبادی کا بیشتر حصہ یا تو طاقت سے محروم ہے یا دوسروں کے ماتحت ہے۔ ایشیاء میں اگر کوئی طاقت ہے۔ تو وہ جاپان کی ہے۔ اس کے علاوہ ایران۔ افغانستان اور ٹرکی وغیرہ چھوٹی چھوٹی حکومتیں ہیں۔ جو اگر اپنی جان بھی بچا سکیں تو غنیمت ہے۔ سائبیریا کا رقبہ بہت بڑا ہے۔ مگر وہ روس کے ماتحت ہے۔ گویا ایشیاء کی زمین میں سے ⅘ حصہ دوسروں کے ماتحت ہے۔ یا اگر آزاد ہے۔ تو اس کی آزادی برائے نام ہے۔

جیسے چین ہے۔

اسے اگرچہ آزادی حاصل ہے۔ مگر ایسی ہی جیسی بلی چوہے کو آزادی دیتی ہے۔ وہ اسے پکڑتی ہے اور پھر چھوڑ دیتی ہے۔ مگر جب وہ بھاگنے لگتا ہے۔ تو پھر پکڑ کر ایک چپت رسید کر دیتی ہے۔ تو چین بظاہر تو آزاد ہے۔ مگر مختلف اقوام کے معاہدات کے رو سے وہ کئی ممالک کا غلام ہے۔ اور اس لحاظ سے اس کی حالت ہندوستان سے بھی بدتر ہے۔ ہندوستان میں تو پھر بھی ایک منظم حکومت ہے۔ مگر وہاں اس سے بدتر حالت ہے۔ اب تو خیر اس پر جاپان نے حملہ کر رکھا ہے۔ مگر اس سے پہلے بھی وہ آزاد طاقت نہ تھی۔ تو ایشیاء والے ان چیزوں سے فارغ ہیں۔ اور ایسی ہی حالت کو دیکھتے ہوئے کسی دہریہ مزاج دل جلے نے کسی مجلس میں جہاں یہ بات ہو رہی تھی۔ کہ یورپ بہت ترقی کر رہا ہے مگر ایشیا کو ترقی کا کوئی موقعہ نہیں ملتا یہ کہہ دیا تھا۔ کہ اللہ تعالےٰ کو یورپ ہی سے فرصت نہیں ملتی۔ ایشیا کی طرف کیسے دھیان دے سکتا ہے۔ اسے یہ خیال نہ آیا۔ کہ بے شک اللہ تعالیٰ کو یورپ سے فرصت نہیں۔ مگر اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ یورپ دنیوی طور پر اس کے قانون کی پابندی کرتا ہے۔ اور ایشیاء نہیں کرتا۔ اور اللہ تعالےٰ کہتا ہے۔ کہ جو ہمارے قانون کی پابندی نہیں کرتے۔ انہوں نے ہم کو بھلا دیا۔ اس لئے ہم نے ان کو بھلا دیا۔ خدا تعالےٰ کو بھلانا صرف دینی لحاظ سے ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ دنیوی لحاظ سے بھی ہوتا ہے۔ اور دنیوی لحاظ سے خدا تعالےٰ کو نہ بھلانے والا ہی دنیوی رنگ میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ مثلاً

خدا تعالےٰ کا قانون

یہی ہے۔ کہ جو روٹی کھاتا ہے اسی کا پیٹ بھرے گا۔ اور جو نہیں کھاتا اس کا پیٹ نہیں بھرتا۔ اس لئے کہ خدا تعالےٰ کا یہی قانون ہے۔ اب ایک شخص بہت نمازیں پڑھے۔ روزے رکھے زکوٰۃ دے۔ حج کرے۔ لیکن روٹی نہ کھائے۔ اور کہے کہ خدا تعالےٰ میری طرف توجہ نہیں کرتا۔ اور میرا پیٹ نہیں بھرتا۔ یا پڑھائی تو نہ کرے۔ لیکن شکوہ یہ کرے۔ کہ دیکھو فلاں شخص نے میٹرک یا بی۔ اے یا ایم۔ اے پاس کر لیا ہے۔ اور میں کودن ہی ہوں تو ہم اسے کہیں گے کہ تم احمق نمازی ہو۔ احمق روزہ دار ہو۔ احمق حاجی اور احمق خیرات دینے والے ہو۔ کیا تم کبھی مدرسے گئے۔ یا تعلیم پر کوئی وقت صرف کیا۔ کہ میٹرک یا بی۔ اے یا ایم۔ اے۔ پاس کر سکتے۔ اگر تم نے اس طرف توجہ ہی نہیں کی۔ تو علم حاصل کیسے کر سکتے تھے۔ تو اللہ تعالےٰ نے دنیوی ترقی کے جو ذرائع مقرر کئے ہیں ایشیاء ان کو بھول چکا ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے بھی اس کو بھلا دیا۔ اس کے برعکس یورپ نے جب خدا تعالےٰ کے قانون کی طرف توجہ کی۔ تو خدا تعالےٰ نے بھی اس کو یاد کیا۔ لیکن اس نے دین کے معاملہ میں خدا تعالےٰ کو بھلا دیا۔ پس اس بارہ میں خدا تعالےٰ نے بھی اسے بھلا دیا۔ بہرحال ایشیاء اس وقت سیاسی لحاظ سے خدائی قانون کو توڑ کر اس کی نظروں سے گرا ہوا ہے۔ اور یورپ خدا تعالےٰ کے دنیوی قانون کو پورا کرتے ہوئے دنیوی لحاظ سے اس کی نظروں میں پسندیدہ ہے۔ اس لئے اس کی شان و شوکت کے مقابلہ میں ایشیاء کی حیثیت کچھ نہیں۔

زیکوسلواکیہ

ایک چھوٹا سا ملک ہے۔ جو چین کے ایک صوبہ کے برابر بھی نہیں۔ مگر چونکہ یورپ میں ہے۔ اس لئے یورپین حکومتوں کے خون میں فوراً جوش پیدا ہوا۔ اور انہوں نے کہہ دیا۔ کہ اگر اس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو ہم جنگ کریں گے۔ لیکن چین ایشیاء میں ہے۔ وہاں عرصہ سے جنگ جاری ہے۔ اگر اس میں زیکوسلواکیہ کی ساری آبادی کے برابر لوگ ایک دن میں بھی قتل ہو جائیں۔ تو کسی کو فکر نہیں۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ اس کی ذمہ داری کس پر ہے۔ کیا یورپ والوں نے ایشیائیوں سے کہا تھا کہ تم اپنی ہمتوں کو پست اور ارادوں کو کمزور کر لو۔ بہرحال زیکوسلواکیہ چونکہ یورپ میں تھا اس لئے یورپین حکومتوں میں جوش پیدا ہوا۔ اور انہوں نے کہہ دیا۔ کہ اگر اس پر حملہ کیا گیا۔ تو لڑائی ہو گی۔ ایک طرف زیکوسلواکیہ کی امداد کے لئے روس اور فرانس نے اعلان کیا۔ تو دوسری طرف اٹلی جرمنی کی امداد کے لئے تیار ہو گیا۔

انگلینڈ نے صلح کرانے کی کوشش کی

مگر یہ بھی کہہ دیا۔ کہ اگر فرانس کو جنگ میں شامل ہونا پڑا۔ تو ہم لازماً اپنے دوست کی امداد کریں گے۔ ہم اسے چھوڑ نہیں سکتے۔ اس معاملہ میں انگریزی حکومت بالخصوص وزیر اعظم نے جو کوشش کی ہے۔ اس کے متعلق عام طور پر یہی احساس ہے۔ کہ اس نے کمزوری اور بزدلی دکھائی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ جب اس جھگڑے کی ساری تاریخ پڑھی جائے۔ تو معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ انہوں نے کوئی کمزوری یا بزدلی نہیں دکھائی۔ اس حقیقت کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ زیکوسلواکیہ کی حکومت بنانے میں انگریزی قوم کا کوئی دخل نہ تھا۔

زیک بڑی جنگجو قوم ہے

کسی زمانہ میں اس نے وسطی یورپ میں زبردست حکومت قائم کی تھی۔ اور کئی سو سال تک ان کی بادشاہت رہی لیکن بعد میں آسٹرین حکومت نے اسے فتح کر لیا۔ اور آہستہ آہستہ اس کا کچھ حصہ آسٹریا کچھ جرمنی اور کچھ ہنگری نے ملا لیا۔ اور اس طرح یہ لوگ قریباً ایک ہزار سال تک غلام رہے۔ اٹھارویں صدی میں انہوں نے تعلیم کی طرف توجہ کی۔ اور علم کی وجہ سے ان میں بیداری پیدا ہونے لگی۔ اور اس وجہ سے انہوں نے حقوق مانگنے شروع کئے۔ اور اس کے لئے جدوجہد کرنے لگے۔ اور اس طرح سو سال تک لڑتے جھگڑتے رہے۔ اتنے میں ان کی خوش قسمتی سے جنگ عظیم شروع ہوئی تو ڈاکٹر بینز اور بعض دوسرے لیڈروں نے اپنے اہل ملک کو اکسایا۔ اور انہوں نے مزید جوش کے ساتھ جدوجہد جاری کی۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ صلح کے معاہدہ کے وقت فرانس وغیرہ کی مدد سے وہ ایک علیحدہ حکومت قرار دے دی گئی۔ امریکہ کے پریذیڈنٹ ولسن نے جنگ کو ختم کرنے کے لئے یہ اصول قائم کیا تھا۔ کہ کسی کو یہ حق نہیں۔ کہ

کسی دوسری قوم پر حکومت

کرے۔ ہر قوم کو اس کا علاقہ دے دیا جائے۔ لیکن صلح کے وقت اس اصول پر عمل نہیں ہوا۔ فرانس اور برطانیہ نے افریقہ کے سارے علاقے آپس میں بانٹ لئے۔ جس کے معنی یہ ہیں۔ کہ ان کے نزدیک ایشیائی انسان ہی نہیں ہیں۔ پھر بعض ملکوں میں وہ مربی بن گئے۔ عراق کے مربی انگریز اور شام کے فرانسیسی ہو گئے۔ گویا یہ ممالک یتیم تھے۔ جن کے لئے کسی نہ کسی مربی کی ضرورت تھی۔ جو ان کی نگہداشت کرے فلسطین والے یتیم رہ گئے تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان کے مربی بھی انگریز بن گئے۔ تو گویا کچھ ممالک کو تو یتیم قرار دے کر ان کے لئے مربی مقرر ہو گئے۔ اور کچھ ایسے تھے۔ جن میں رہنے والوں کو آدمی نہیں۔ بلکہ جانور سمجھا گیا۔ اور ان کے متعلق یہی فیصلہ ہوا۔ کہ ان کو باہم بانٹ لیا جائے۔ چنانچہ افریقہ کے کچھ علاقے برطانیہ نے اور کچھ فرانس نے لے لئے۔ اور یہ ایک

نہایت ظالمانہ فعل

تھا۔ جو ان حکومتوں سے سرزد ہوا دیانت داری کو اگر ملحوظ رکھا جائے تو یہی فیصلہ کرنا پڑے گا۔ کہ لڑے بھڑے بغیر کوئی کسی کو اپنے ماتحت نہیں کر سکتا۔ افریقہ کے حبشی تو کسی سے لڑے نہیں تھے۔ وہاں سے اگر جرمنوں کو نکالنا تھا۔ تو چاہیے تھا۔ کہ ان کو آزاد کر دیا جاتا۔ یہ عذر کہ وہ حکومت کے قابل نہ تھے۔ بالکل غلط ہے۔ جرمن ہمیشہ یہ کہتے ہیں۔ کہ انگریز حکومت کے نااہل ہیں۔ اور اس طرح ہر قوم اپنے آپ کو ہی سلطنت کا اہل سمجھتی ہے۔ اگر اس بناء پر کہ دوسری کے نزدیک وہ حکومت کی اہل نہیں۔ کسی قوم کو حکومت سے محروم کر دینے کا اصول مان لیا جائے۔ تو چاہیئے۔ کہ انگریز بھی حکومت سے دست بردار ہو جائیں۔ کیونکہ جرمنوں کی رائے میں وہ اس کے قابل نہیں۔ کیا انگریز اس کے لئے تیار ہیں۔ کہ اہلِ جرمنی ان پر حکومت کریں۔ یا جرمن اس کے لئے تیار ہیں۔ کہ انگریز ان پر حکومت کریں۔ کیا فرانسیسی اسے پسند کریں گے۔ کہ ان پر جرمن حکمران ہوں۔ اور اسی طرح کیا یہ سب ممالک اس بات کو مان لیں گے۔ کہ ان پر [illegible] کی حکومت ہو۔ ہر قوم اپنا قومی غرور رکھتی ہے۔ اور خیال کرتی ہے۔ کہ میں دوسرے سے برتر ہوں۔ تو کیا اس وہم کی بناء پر اسے دوسروں پر حکومت کا حق حاصل ہو جاتا ہے۔ اگر تو سوال یہ ہوتا۔ کہ افریقہ کے لوگ جرمنی یا انگلستان پر حکومت کریں۔ تب تو بے شک یہ کہا جا سکتا تھا۔ کہ وہ جاہل ہیں لیکن ان کو اپنے ملک میں۔ اور اپنے جیسوں پر حکومت کرنے دینے میں کوئی حرج نہیں تھا۔ کیونکہ جن پر حکومت کی جاتی ہے۔ وہ بھی تو کوئی تعلیم یافتہ نہیں۔ بلکہ جاہل ہی ہیں جب تعلیم یافتہ اقوام کو اپنے ملک پر حکومت کا حق ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ جاہلوں کو اپنے ملک میں حکومت کے ناقابل قرار دیا جائے کیا یہ کبھی ہوا ہے۔ کہ

جو حقوق عورتوں کو حاصل ہیں

ان سے زمینداروں کو اس بناء پر محروم کر دیا جائے۔ کہ وہ جاہل ہیں قانون اور شریعت ہر خاوند اور ہر بیوی کو یکساں حقوق دیتے ہیں ایک مزدور کی بیوی کو بھی وہی حقوق حاصل ہیں۔ جو ایک عالم یا جرنیل یا بادشاہ کی بیوی کو دیئے جاتے ہیں۔ اور اسی طرح جاہل خاوند اور عالم خاوند کو اپنی اپنی بیوی پر یکساں حقوق دیئے جاتے ہیں۔ کیونکہ اگر زمیندار ان پڑھ ہے۔ تو اس نے معاملہ بھی تو اپنی ان پڑھ بیوی کے ساتھ ہی کرنا ہے۔ اسی طرح افریقہ کے لوگ جاہل ہی سہی۔ مگر کیا وہ اپنے اوپر حکومت کے بھی اہل نہیں۔ آخر جب یورپ کے لوگ وہاں نہیں پہنچے تھے۔ تو وہ اپنا گزارہ کرتے ہی تھے۔ وہی صورت اب بھی ہو سکتی تھی۔ کسی دوسری قوم کو کیا حق ہے کہ کسی دوسرے ملک میں جا کر بزور قوت نو آبادیاں قائم کرے۔ تو یہ نہایت ظالمانہ فعل تھا۔ جو یورپ نے

غرور کے نشہ میں

کیا۔ اس نے بعض اقوام کو تو آدمیوں میں شمار نہیں کیا۔ بلکہ جانور سمجھ کر آپس میں بانٹ لیا۔ بعض کو آدمی تو قرار دیا۔ مگر یتیم۔ جن کے لئے مربیوں کی ضرورت تھی۔ جو ان کو کھلائیں پلائیں۔ اور ان کی جائدادوں کا انتظام کریں۔ یہ تو ایشیاء کے ساتھ سلوک ہوا۔ لیکن یورپ والوں کو آدمی سمجھ کر حقوق دے دیئے گئے۔ اور اس طرح عملاً اس اصول کی خلاف ورزی ہوئی۔ جو مسٹر ولسن نے صلح کے لئے تجویز کیا تھا۔ اور اسی کے نتیجہ میں جرمنی کا کچھ علاقہ چیکوسلواکیہ کے ساتھ ملا دیا گیا۔ اس حکومت کے بنانے میں دراصل

فرانسیسیوں کا دخل

تھا۔ وہ یہ سمجھتے تھے۔ کہ جرمنی ہمارا پرانا دشمن ہے۔ اس لئے اس کے پہلو میں ایک ایسی حکومت قائم کر دی جائے۔ جو ہماری دوست ہو۔ تو جب جرمنی کے ساتھ جنگ ہو۔ تو وہ حکومت ایک طرف سے حملہ کر دے۔ اور ہم دوسری طرف سے کریں۔ اسی طرح ایک پولش حکومت بھی بنائی گئی۔ لیکن مثل مشہور ہے کہ "جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے"

جرمن قوم کے متعلق خدائی فیصلہ

یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اسے رکھے گا۔ اور اس لئے یہ کس طرح ممکن تھا۔ کہ کوئی اسے چکھ سکتا۔ پہلے اٹلی میں مسولینی پیدا ہوا۔ اس کے بعد جرمنی میں ایک شخص آگے آیا۔ جسے اس کی قوم فیوہرر یعنی لیڈر کہتی ہے۔ یہ شخص پہلے فوج میں دفعدار کی حیثیت رکھتا تھا اور جنگِ عظیم سے پہلے یہ ایک معمولی ڈرافٹسمین تھا۔ اور انجنیر کے زیر ہدایت نقشے تیار کیا کرتا تھا۔ جنگ کے بعد اس کے دل میں یہ خیال آیا کہ پریزیڈنٹ ولسن نے تو تحریک کی تھی کہ اگر جرمنی لڑائی چھوڑ دے تو صلح ان اصول کے ماتحت کی جائیگی۔ کہ کوئی قوم دوسری قوم کو اپنے ماتحت نہ رکھے لیکن ہمارے ملک کا ایک حصہ تو زیکوسلواکیہ کے ساتھ ملا دیا گیا ہے۔ حالانکہ اس کا کسی کو حق نہ تھا۔ اور اس نے اعلان کیا۔ کہ ہم اسے واپس لیں گے۔ اسی طرح اس نے بعض اور باتیں بھی سوچیں۔ پھر اس نے اس سوال پر غور کرنا شروع کیا۔ کہ لڑائی میں ہمیں

شکست کیوں ہوئی

اور آخرکار وہ اس نتیجہ پر پہنچا۔ کہ یورپین اقوام نے جو ہمارے خلاف لڑ رہی تھیں۔ یہودیوں کو رشوت دے کر ملک کے اندر فساد برپا کرا دیا تھا۔ انہوں نے یہودیوں کو اُکسایا۔ اور ان سے وعدہ کیا۔ کہ تمہیں فلسطین میں آباد کیا جائے گا۔ تم کوشش کرو۔ کہ جرمنی کی طاقت کمزور ہو جائے۔ چنانچہ وہ روپے والے لوگ تھے۔ جس طرح یہاں ساہوکار جس طرف چاہیں۔ زمینداروں کو ہانک کر لے جاتے ہیں۔ انہوں نے جرمنی میں فساد پیدا کر دیا۔ اور ایجی ٹیشن شروع کرا دی تو وہ اس نتیجہ پر پہنچا۔ کہ جنگ میں ہماری کمزوری کا موجب دراصل یہودی تھے۔ اور اس لئے اس نے اپنی انجمن کے مقاصد میں ایک مقصد یہ بھی رکھا۔

73

میری پیاری بہنو!

میں آپ کی ہمدردی کی خاطر اشتہار دے رہی ہوں۔ کہ اگر آپ کے ماہواری ایام فاسد ہیں۔ رک رک کر یا ماہواری درد سے آتے ہیں۔ سیلان الرحم یعنی سفید رطوبت کا اخراج ہوتا ہے۔ کمر درد، سر درد کرتا رہتا ہے۔ قبض رہتی ہے۔ کام کاج کرتے وقت سانس پھول جاتا ہے۔ دل دھڑکنے لگتا ہے۔ چہرہ کا رنگ زرد ہو گیا۔ طبیعت سست رہتی ہے۔ تو آپ میری خاندانی مجرب دوا بنام "راحت" سے فائدہ اٹھائیں۔ جو ماہواری خرابیوں کی حیرت انگیز اثر کرنے والی مفید دوا ہے۔ قیمت مکمل خوراک مع محصولڈاک عہ۔ قادیان میں ملنے کا پتہ:۔ مولوی محمد یامین تاجر کتب۔

میرا پتہ:۔ ایچ نجم النساء بیگم کوٹھی نمبر ۹۷-۸ میو روڈ۔ لاہور۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ ہم کسی غیر ملکی کو اپنے ملک میں نہیں رہنے دیں گے۔ مہمان کے طور پر تو رہ سکتا ہے۔ لیکن مستقل طور پر یہاں سکونت اختیار نہیں کر سکتا ووٹ نہیں دے سکتا۔ حکومت میں کوئی حصہ نہیں لے سکتا۔ اور نوکری وغیرہ حاصل نہیں کر سکتا۔ اس نے اپنی انجمن کے لئے پچیس نکات مقرر کئے۔ جن میں سے کئی ایسے ہیں۔ جو

اسلامی تعلیم کے مطابق

ہیں۔ اور وہی دراصل اس کی برکت کا موجب ہوئے ہیں۔ مثلاً فیوہرر نے ایک مقصد اپنا یہ بھی رکھا۔ کہ ہم سود کی لعنت کو ملک سے دور کریں گے۔ اور اس یورپ میں جس کا تمام کاروبار ہی سود پر چل رہا ہے۔ اس نے بنکوں وغیرہ پر ایسا تصرف قائم کیا ہے۔ کہ سود کو بہت محدود اور کم کر دیا ہے۔ اگرچہ کلی طور پر دور کرنے کی توفیق اسے تا حال نہیں ملی۔ جب فیوہرر ان خیالات کو لے کر کھڑا ہوا۔ تو چونکہ جرمن قوم میں ابھی بیداری موجود تھی۔ وہ ایک زندہ قوم تھی۔ تعلیم بھی موجود تھی۔ اس لئے لوگ آناً فاناً اس کے ساتھ شامل ہو گئے۔ جبکہ بویریا میں ان کی تعداد ابھی سو کے قریب ہی تھی۔ وہ ان کو لے کر برلن کی طرف چل پڑا۔ اسے اس قدر وثوق تھا۔ کہ لوگ اس کے ساتھ خود بخود شامل ہو جائیں گے کہ تعداد کی اس قدر کمی کے باوجود وہ ڈرا نہیں۔ لیکن پولیس نے اگر اسے گرفتار کر لیا۔ غالباً ۱۹۲۳ء یا ۱۹۲۴ء میں وہ قید ہوا۔ اور اس سے اگلے سال معافی کا اعلان ہو گیا قید سے نکل کر اس نے پھر کوشش شروع کی۔ قوم زندہ اور بیدار تھی۔ اور گو اس کی باتیں نئی تھیں۔ مگر مذہب نہیں بدلا گیا تھا۔ کہ لوگوں کو یہ جدت ناگوار گزرتی۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اس کی طاقت روز بروز بڑھنے لگی۔ ۱۹۲۶ء میں اس کی پارٹی کے دو آدمی پارلیمنٹ میں آئے۔ ۱۹۲۹ء میں بارہ اور ۱۹۳۲ء میں ۲۲۰ اور ۱۹۳۳ء میں حکومت ہی ان کے قبضہ میں آ گئی اس کے پچیس نکات میں سے ایک یہ تھا۔ کہ ہم آسٹریا کا الحاق کریں گے چنانچہ وہ اس میں کامیاب ہو گیا۔ اور اس کے بعد اس نے اپنے ملک کے دوسرے حصوں کو واپس لینے کی طرف توجہ کی۔

میں بتا یہ رہا تھا۔ کہ فیوہرر کے نکات میں سے بعض اسلام کی تعلیم کے مطابق ہیں۔ ایک تو یہی کہ اس نے سود کو کم کیا ہے۔ اور اسے دور کرنے کی فکر میں ہے۔ اس کی یہ بات اسلامی تعلیم کے قریب لانے والی ہے۔ اور اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ انہی قوموں کو برکت دے رہا ہے جو اسلامی تعلیم کے قریب آ رہی ہیں اور یہی وجہ ہے۔ کہ فیوہرر کو برکت مل رہی ہے۔ پھر اس نے عورتوں کے متعلق یہ حکم دیا ہے۔ کہ ان کو گھروں میں بٹھاؤ۔ اور اگرچہ

اسلامی پردہ

تو اس نے قائم نہیں کیا۔ مگر ان کا مردوں کے ساتھ آزادانہ اختلاط۔ ناچ۔ گانوں میں شامل ہونا وغیرہ باتوں کی ممانعت کر دی ہے۔ اور حکم دیا ہے۔ کہ عورتیں گھروں میں بیٹھیں شادیاں کریں۔ اور بچے جنیں جو مرد عورت شادی کریں۔ ان پر ٹیکس میں کمی کر دی جاتی ہے۔ اور جب بچوں کی ایک خاص تعداد ہو جائے تو خاص انعام دیا جاتا ہے۔ اور یہ بھی اسلامی اصل کے مطابق ہے۔ کیونکہ اسلام رہبانیت کو دور کرنے کا حکم دیتا ہے پھر اس نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ موجودہ عیسائی مذہب نے ہم کو کمزور کر دیا ہے۔ یہ مذہب دنیا کی نجات کا موجب نہیں ہو سکتا۔ اور اس لئے ہم اسے مٹائیں گے۔ چنانچہ جرمنی میں عیسائیت پر سختیاں کی جاتی ہیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ پوپ ہمیشہ فیوہرر کے خلاف اعلان کرتا رہتا ہے۔ تو اسلام کی کئی باتیں اس کے اندر پائی جاتی ہیں۔

میں سمجھتا ہوں یہودیوں نے جو جرمنی کو تباہ کیا تھا اس وعدہ پر کہ انہیں فلسطین میں آباد ہونے کا موقعہ مل جائے گا۔ اللہ تعالےٰ نے اس کا زبردست بدلہ لیا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ان کو جرمنی سے نکلوایا۔ اور جرمن قوم کو پھر ایک زبردست سلطنت عطا کر دی۔ فیوہرر کی تحریک کو کئی رنگ میں اسلامی تعلیم کے ساتھ تعلق تھا۔ اور اس نے جو کام کیا ہے۔ وہ اسلام کی تعلیم کو دنیا کے زیادہ قریب کرنے کا موجب ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے اسے طاقت دی۔ اللہ تعالےٰ کا فیصلہ ہے کہ

مسیح موعود کے زمانہ میں دجال

آپ ہی آپ گھلتا جائے گا۔ اور اس کا یہی مطلب ہے۔ کہ عیسائیت سے تعلق رکھنے والوں کے دلوں سے اس کی عظمت اٹھ جائے گی۔ یہ ساری علامتیں وہی پیشگوئیاں ہیں جو احادیث میں موجود ہیں۔ اور پوری ہو رہی ہیں۔

فلسطین میں یہودیوں کو جگہ ملنا

بھی حدیث کی پیشگوئی کے عین مطابق ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دجال کے ساتھ یہودی پھر فلسطین میں داخل ہوں گے اب دیکھ لو یہودی داخل ہوئے ہیں یا نہیں۔ پھر دیکھ لو کن کے ساتھ داخل ہو رہے ہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ عیسائی حکومتوں کے ساتھ۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہود کے دجال کے ساتھ فلسطین میں داخلہ کی پیشگوئی صاف الفاظ میں فرما دی تھی اب میں وہ اصل مضمون بیان کرتا ہوں۔ جس کی طرف آج کے خطبہ میں توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ ۱۹۲۴ء میں میں نے جو

کتاب احمدیت یا حقیقی اسلام

لکھی تھی۔ اس میں میں نے بالوضاحت بتایا تھا۔ کہ لیگ آف نیشنز کا قیام غلط اصول پر ہے۔ قرآن کریم نے جو لیگ پیش کی ہے۔ یہ لیگ اس کے خلاف بنائی جا رہی ہے۔ اور جب تک اس میں اصلاح کر کے قرآن کریم کی بتائی ہوئی لیگ قائم نہیں ہوگی۔ دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ قرآن کریم نے لیگ کے لئے جو اصول رکھے ہیں۔ ان میں سے ایک اہم اصل یہ ہے۔ کہ جب کوئی ظالم ظلم کرے۔ تو اس کا ہاتھ روکو مظلوم کی مدد کرو۔ اور دوسرا یہ کہ یہ نہ کرو کہ ظالم پر فتح پانے کے بعد تم اسے لوٹنے لگو۔ صرف اتنا کرو کہ مظلوم کا حق اسے دلواؤ۔ میں نے اپنی اس کتاب میں اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی۔ کہ لیگ آف نیشنز نے قرآن کریم کے اس حکم کی خلاف ورزی کی ہے۔ یعنی جرمنی کے بعض علاقے اس سے چھین کر دوسروں کو دے دیئے گئے ہیں۔ اور میں نے وضاحت سے یہ لکھ دیا تھا کہ چونکہ یہ قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف کیا گیا ہے۔ اس لئے اس کے نتیجہ میں

دنیا میں امن نہیں ہوگا

پھر یہ شرط رکھی گئی ہے۔ کہ لیگ کے کاموں میں فوج استعمال نہیں کی جائے گی۔ میں نے لکھا تھا۔ کہ یہ اصول بھی غلط ہے۔ قرآن کریم کہتا ہے۔ کہ فوج کے بغیر لیگ کی کوئی کوشش کامیاب نہیں ہو سکتی اور آج چودہ سال بعد واقعات نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ قرآن کریم نے جو بات پیش کی تھی۔ اور جس کے متعلق مجھے یہ فخر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے یہ سرِ قرآنی اللہ تعالےٰ نے خاص طور پر مجھ پر کھولا ہے آخر سچی ثابت ہوئی۔ آج جو امن قائم ہوا ہے وہ اسی وجہ سے ہوا ہے۔ کہ

فرانس اور برطانیہ

نے اپنی افواج کو تیاری کا حکم دے دیا۔ اور ان کو باہر نکالا۔ جس سے فیوہرر کو یہ خیال ہوا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ اب سنبھل کر چلنا چاہیئے۔ ورنہ لاکھوں جانیں ضائع ہوں گی۔

پس آج وہ لیگ کامیاب ہوئی ہے جو قرآن کریم نے پیش کی تھی۔ اور جسے بیان کرنے کی توفیق اللہ تعالےٰ نے مجھے دی تھی۔ نہ وہ جو یورپ والوں نے بنائی تھی۔ اور چونکہ قرآن کریم کا یہ اصول برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر چیمبرلین کے ذریعہ پورا ہوا ہے اس لئے انہیں بزدل کہنا غلطی ہے۔ اگر تو انگریزوں نے زیک حکومت کی بنیاد رکھی ہوتی تو یہ اعتراض ان پر ہو سکتا تھا۔ کہ اسے چھوڑتے کیوں ہو۔ مگر انگریزوں نے تو اس وقت بھی اس کی مخالفت کی تھی۔ اور کہا تھا کہ یہ غیر طبعی تقسیم ہے۔ جن لوگوں سے یہ علاقے چھینے گئے ہیں۔ انہوں نے اگر لڑائی کی۔ تو ہم ذمہ دار نہیں ہونگے۔ اور جو ذمہ دار نہیں اس پر اعتراض کیسا۔ ہاں

اگر کوئی اعتراض ہو سکتا ہے تو فرانس پر

کہ جس نے یہ حکومت بنوائی تھی۔ اگر بزدلی ہے تو اس کی جس نے پہلے حکومت قائم کرائی۔ اور جب اس کے لئے مصیبت کے دن آئے۔ تو پیچھے ہٹ گیا۔ اس کی مثال تو وہی ہے کہ کہتے ہیں۔ کوئی پٹھان تھا۔ جس نے بڑی بڑی مونچھیں رکھی ہوئی تھیں جیسے فوجی لوگ اوپر اٹھا کر رکھتے ہیں۔ وہ بھی رکھتا تھا۔ اور اس وجہ سے اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہونا شروع ہوا۔ کہ میرے سوا کسی کو مونچھیں اونچی کرنے کا حق ہی نہیں۔ بازار میں چلتے چلتے ذرا کسی کے بال کھڑے دیکھے۔ خواہ کپڑا لگنے سے ہی ہو گئے ہوں۔ تو جھٹ اسے ڈانٹنا شروع کر دیا۔ کہ کم بخت مونچھیں نیچی کرتا ہے یا نہیں۔ شہر والے اس کی ان حرکات سے سخت تنگ تھے مگر جرأت نہیں کرتے تھے۔ کہ اسے کچھ کہیں ایک شخص نے ارادہ کیا۔ کہ میں اسے سیدھا کروں گا۔ چنانچہ اس نے گھر میں بیٹھ کر مونچھوں کے بالوں کو خوب پالنا شروع کیا۔ اور خوب موم لگا لگا کر ان کو اونچا کرتا رہا۔ اور پھر ایک روز خوب اکڑ کر اور تلوار وغیرہ لگا کر بازار میں آیا۔ کسی نے خانصاحب کو بھی خبر کر دی وہ بہت جز بز ہوئے اور اسے کہا کہ کمبخت مونچھیں نیچی کرتا ہے۔ یا نہیں۔ تجھے معلوم نہیں کہ یہاں سوائے میرے کوئی مونچھیں اونچی نہیں رکھ سکتا۔ اس نے جواب دیا کہ تم کون ہو میرا حق ہے کہ مونچھیں اونچی رکھوں۔ بلکہ میں تم کو کہتا ہوں کہ تم فوراً مونچھیں نیچی کر لو۔ نہیں تو تمہاری میری جنگ ہو گی۔ اور فیصلہ تلوار سے ہوگا۔ اس پر خانصاحب نے بھی تلوار سنبھالی۔ لیکن قبل اس کے کہ لڑائی شروع ہو۔ اس شخص نے کہا کہ خانصاحب مجھے ایک خیال آیا ہے۔ لڑائی میں اگر آپ مارے گئے۔ تو آپ کی بیوی بیوہ اور بچے یتیم ہو جائینگے اور پھر طرح طرح کے مصائب اٹھائیں گے۔ اور اگر میں مارا گیا۔ تو میرے اس لئے بہتر ہوگا کہ آپس میں لڑنے سے قبل پہلے اپنی اپنی بیوی اور بچوں کا صفایا کر دیا جائے تا ہماری وجہ سے انہیں تکلیف نہ ہو۔ خانصاحب فوراً آمادہ ہو گئے۔ گھر میں گئے اور سب کو ہلاک کر کے آئے۔ ہاتھ میں تلوار تھی جس سے خون ٹپک رہا تھا اور آتے ہی اس سے کہا کہ آؤ اب فیصلہ کر لیں۔ لیکن اس نے جواب دیا کہ نہیں خانصاحب میں نے سوچنے کے بعد یہی فیصلہ کیا ہے کہ مجھے اپنی مونچھیں نیچی کر لینی چاہئیں۔ آپ ہی اونچی رکھیں۔ میری رائے اب بدل گئی ہے۔ تو وہی کام فرانس نے کیا ہے۔ پہلے تو ایک قوم بنوائی حالانکہ اس وقت انگریز اور امریکہ سب اس بات کے خلاف تھے لیکن جب وہ قوم تیار ہو گئی اور ادھر سے جرمن تیار رہے کہ ہم لڑنے ہیں تو فرانس نے جھٹ مونچھیں نیچی کر لیں اور بیچ میں آ کر کہہ دیا کہ نہ لڑو۔ مگر اتنی کسر رہ گئی کہ اس شخص نے تو دشمن کو اپنی تدبیر سے نقصان پہنچایا تھا۔ فرانس نے خود اپنے دوستوں کو نقصان پہنچایا ہے۔

پس اگر اس میں کسی پر الزام آ سکتا ہے تو فرانس پر۔ انگریزوں پر نہیں۔ اس میں شک نہیں کہ گذشتہ چند سالوں میں

پنجاب میں بعض انگریزوں نے

ہمارے ساتھ نہایت ہی گندہ رویہ اختیار کئے رکھا ہے۔ اور بہت بری فطرت کا ثبوت پیش کیا ہے۔

اور اس کی سزا ان لوگوں کو مل بھی رہی ہے۔ اور انشاء اللہ اور بھی ملتی رہیگی اور اس امر کا ثبوت ہو گی کہ اللہ تعالےٰ کے بندوں کو اپنے دشمنوں کو سزا دینے کے لئے زمینی ہتھیاروں کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ اللہ تعالےٰ خود آسمانی حربوں سے ان کا بدلہ لیتا ہے۔ مگر باوجود ان حالات کے ہم یہ نہیں کر سکتے کہ سب انگریزی قوم کو برا کہیں۔ اور ان کے اچھے افراد کی خوبیوں کا اعتراف نہ کریں۔ مسٹر چیمبرلین نے ستر سال کی عمر میں جس درد کے ساتھ تکلیف کو برداشت کر کے امن قائم کرنے کی کوشش کی ہے وہ

انگریزی قوم کے لئے باعث فخر ہے

اور مسٹر چیمبرلین کی عزت کو بڑھانے کا باعث انہوں نے قطعاً کوئی بزدلی نہیں دکھائی۔ پارلیمنٹ میں انہوں نے جو تقریر کی وہ بہت ہی شریفانہ تھی۔ آپ نے کہا کہ ہمیں آج سے بیس سال قبل چاہیئے تھا۔ کہ ایک قوم کو دوسری کے ماتحت نہ کرنے دیتے۔ پھر اس بیس سال کے عرصہ میں کئی مواقع آئے۔ مگر ہم نے اس کا ازالہ نہ کیا۔ اور اس ظلم کو یونہی رہنے دیا۔ یہ ایک ایسی بات ہے۔ جو با اخلاق آدمی کے منہ سے ہی نکل سکتی ہے۔ اور گو وہ سچے مذہب پر قائم نہیں ہیں۔ لیکن ان کی اس تقریر سے یہ ضرور واضح ہوتا ہے کہ ان کے اندر

شرافت اور خوف خدا

ضرور ہے۔ آج ہی میں نے ان کی تقریر کا ایک اور فقرہ سنا۔ ان کے ملک میں بھی یہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ بڈھا بزدل ہے۔ بلکہ مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ اسے الگ کر دیا جائے لیکن آپ نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ لوگ مجھ پر اعتراض کر رہے ہیں۔ اور میرا عمل یہ ہے کہ میں نے سخت مصیبت اٹھا کر آگ میں سے ایک چیز نکالی ہے اور وہ دنیا کا امن ہے تم مجھے بے شک گالیاں دے لو۔ مگر میں نے یہ کام کیا ہے کہ دنیا میں امن قائم کر دیا ہے۔ اور دنیا کو بہت بڑی تباہی سے بچا لیا ہے۔ جیسا کہ میں پہلے بھی کئی بار یہ کہہ چکا ہوں کہ اگر اب جنگ ہوئی تو نہایت خطرناک ہو گی۔ اور عین ممکن ہے کہ ایک دو سال میں ہی دس بیس بلکہ پچاس کروڑ آدمی مارا جائے۔

کیا یہ ممکن ہے

کہ مریضوں کا معائنہ کئے بغیر محض ان کے حالات پڑھ اور سنکر مرض کی تشخیص صحیح اور کامیاب علاج ہو سکتا ہے۔ ہاں ضرور ہو سکتا ہے۔

جس کا ثبوت یہ ہے کہ آج تک سینکڑوں مریض عورتیں مجھ سے غائبانہ تشخیص اور علاج کرا کر کامل صحت حاصل کر چکی ہیں۔ جن کو یقین نہ ہو وہ کسی پیچیدہ سے پیچیدہ مرض کی مریضہ کے حالات لکھ کر عاجزہ کی صحیح تشخیص کا تجربہ اس طرح کر سکتے ہیں۔ کہ میرے فیصلہ اور نتیجہ کو لائق سے لائق ڈاکٹروں اور طبیبوں کے سامنے پیش کر کے تصدیق کرا لیں۔ اس امتحانی صورت میں بلا فیس مفت مشورہ دیا جائے گا۔

زینب خاتون سند یافتہ (طبیبہ کاملہ) پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ شاہدرہ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور گویہ جنگ ہوکر تو رہیگی۔ کیونکہ پیشگوئیوں سے یہی ثابت ہوتا ہے مگر اسے بھڑکانے والے خطرناک مجرم ہونگے۔ اور اگر اس کے آثار دیکھتے ہوئے برطانوی وزیراعظم نے کوشش کی۔ کہ یہ جنگ ٹل جائے اور اس بنا پر کی کہ ایک قوم کے ساتھ ناانصافی ہوئی ہے۔ تو اس کی یہ کوشش بہت قابل قدر ہے اور اس کے ذریعہ قرآن کریم کے اصول غالب آئے ہیں۔ اور ہمیں یہ موقعہ ملا ہے کہ

ہم یورپ سے کہیں

کہ تم نے سینکڑوں سال کے تجربہ کے بعد ایک لیگ قائم کی۔ لیکن غلام ہندوستان کے شہروں سے دور ایک گاؤں سے جہاں گو اب گاڑی آچکی ہے۔ مگر اس وقت نہیں تھی۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام نے یہ آواز اٹھائی کہ میرے آقا نے خدا تعالےٰ سے خبر پاکر جو تعلیم دی تھی۔ تم اس کے خلاف چل رہے ہو۔ اس لئے اس کا خمیازہ تمہیں بھگتنا پڑے گا۔ اور اس آواز کے چودہ سال بعد تم نے اپنے عمل سے تسلیم کر لیا ہے کہ تمہارا فیصلہ غلط تھا۔ اور امن قائم کرنے کا وہی طریق ہے جو قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے۔ اور جیسے اس کے ایک خادم نے چودہ سال پہلے پیش کیا تھا۔ یعنی یہ کہ جب تم ظالم کو دبا لو۔ تو یہ نیت مت کرو۔ کہ اب موقعہ ہے اسے مٹادیں۔ صرف مظلوم کا حق اسے دلوا دو اور بس۔ اگر جنگ عظیم کے بعد اس تعلیم پر عمل کیا جاتا تو نہ زیکوسلواکیہ کی یہ حکومت قائم ہوتی۔ نہ مسولینی اور نہ فیوہرر پیدا ہوتے۔ اور نہ نئی جرمنی معرض وجود میں آتی۔ اور نہ اس جنگ کے آثار رنمودار ہوتے۔ جو بظاہر ایکدن واقع ہوکر ہی رہیگی اور جس کی تباہی کا خیال کرکے بھی انسان کا دل کانپ جاتا ہے۔

عیدگاہ کے سلسلہ میں مقدمہ زیر دفعہ ۱۴۷ کی سماعت

بٹالہ ۱۵ اکتوبر۔ آج مقدمہ مندرجہ بالا عنوان کی سماعت پھر شروع ہوئی۔ ہماری طرف سے حسب سابق جناب مرزا عبدالحق صاحب اور جناب مولوی فضل دین صاحب پلیڈر موجود تھے۔ احرار کے تین گواہوں نے حسب ذیل بیانات دیئے۔ اور اس کے بعد کارروائی ۲۱ اکتوبر کے لئے ملتوی ہوگئی۔

کیسر نمبردار ناتھ پور

عیدگاہ میرے کھیت سے ملحق ہے۔ ہمارے گاؤں کے مسلمان اسی قبرستان میں مردے دفن کرتے ہیں جنازہ عیدگاہ میں پڑھتے ہیں۔ احمدی شمال کی طرف اور غیر احمدی جنوب کی طرف عید پڑھتے ہیں۔ احمدی اب تین چار سال سے یہاں پڑھنے لگے ہیں۔ پہلے باغ میں پڑھتے تھے۔

بجواب جرح:۔ میں نہیں جانتا کہ غیر احمدیوں کو عید کون پڑھاتا ہے میرا کنواں عیدگاہ سے ایک کھیت کے فاصلہ پر ہے۔ میں وہیں سے دیکھتا ہوں۔ اس کنوئیں میں میرا حصہ ہے میں نے بوہڑ اور تکیہ دیکھا ہوا ہے چھپڑ بوہڑ سے دس بارہ کرم ہے۔ چھپڑ بیس پچیس کرم چوڑا ہے۔ غیر احمدی عید چھپڑ سے مغرب کی طرف پڑھتے ہیں۔ چھپڑ کے ساتھ اسی طرف مزروعہ کھیت ہیں۔ گذشتہ تین چار سال سے پولیس بھی وہاں آتی ہے۔ پولیس والے آم کے درختوں کے نیچے آکر بیٹھتے ہیں۔ وہاں ایک مسمار شدہ دھرمسالہ بھی ہے۔ جس سے مغرب کی طرف غیر احمدی عید پڑھتے ہیں۔ دھرمسالہ کی مغرب کی طرف پانچ سات کرم کے فاصلہ پر تالاب ہے۔ اس کی طرف چھپڑ پچیس تیس کرم چوڑا ہے۔ احرار نے مجھ سے کوئی زمین نہیں خریدی۔ پیر شاہ چراغ نے بھی نہیں خریدی

بڈھا موچی ساکن ناتھ پور

ہم اپنے مردے اس قبرستان میں دفن کرتے ہیں۔ اور جنازہ عیدگاہ میں پڑھتے ہیں۔ قبر کے لئے مٹی چھپڑ سے لیتے ہیں۔ احمدی پہلے باغ میں عید پڑھتے تھے مگر اب تین چار سال سے یہاں پڑھتے ہیں۔ غیر احمدی عیدگاہ کے مغرب کی طرف عید پڑھتے ہیں احمدی عیدگاہ کے شمال کی طرف پڑھتے ہیں۔

بجواب جرح:۔ میں نے بوہڑ اور تکیہ دیکھا ہے غیر احمدی بوہڑ سے قریباً ساٹھ کرم کے فاصلہ پر عید پڑھتے ہیں چھپڑ کے مغرب کی طرف پڑھتے ہیں۔ دھرم سالہ کے مغرب کی طرف نماز پڑھتے ہیں۔ جہاں تک مجھ یاد ہے۔ ہم نے پولیس میں کوئی رپورٹ نہیں دی۔ کہ احمدی پہلے یہاں عید نہیں پڑھتے تھے۔ مگر اب پڑھنے لگے ہیں۔ احمدیوں کی صفیں دھرم سالہ سے قریباً چالیس کرم کے فاصلہ پر مغرب کی طرف ہوتی ہیں انکے پیچھے چھپڑ اور اس کے بعد دھرم سالہ ہے احمدیوں کی صفیں محراب سے شروع ہوتی ہیں قریباً پانچ چھ ہزار احمدی وہاں عید پڑھتے ہیں۔ احمدی مردوں کے جنوب کی طرف احمدی عورتیں پڑھتی ہیں۔ ان کیلئے پردے لگا کر جگہ الگ کردیجاتی ہے یہ جگہ محراب کے پاس ہی ہوتی ہے۔

قریباً ساٹھ سال قبل ایک شخص جو خطہ کا جنازہ میں نے اس عیدگاہ میں پڑھا تھا محراب سے آٹھ دس کرم کے فاصلہ پر پڑھا تھا۔ جہاں ہم جنازہ پڑھتے ہیں وہاں احمدی عید پڑھتے ہیں۔ احمدیوں اور غیر احمدیوں کی عید پڑھنے کی جگہ کے درمیان کوئی حد فاصل نہیں کپڑے کا پردہ ہوتا ہے یعنی قناتیں جو احمدی آکر لگاتے ہیں تین چار سال سے مولوی عنایت اللہ احراری وہاں عید پڑھاتا ہے۔ تین چار سال قبل ہم اس جگہ پڑھتے تھے جہاں احمدی پڑھتے ہیں۔ بجواب مکرر جرح قادیان میں کوئی اور ایسی جگہ نہیں جہاں غیر احمدی جنازہ پڑھتے ہوں

رحمت اللہ کمھار قادیان

میں نے عیدگاہ دیکھی ہوئی ہے۔ نماز جنازہ ہم لوگ محراب میں رکھکر پڑھتے ہیں۔ جب سے ہوش سنبھالا۔ یہی دستور دیکھتا آیا ہوں۔ جنازہ میاں عبداللہ یا مولوی عنایت اللہ پڑھاتا ہے

شیخ عزیز الدین احمد احمدی

اینڈ سنز صرافان چوک متی ایبک صاحب لاہور
سونا۔ چاندی کے فیشنی زیورات بیچنے اور آرڈر پر حسب منشا ٹھیک وعدہ پر تیار کرنے والے۔

جوانی تندرستی

اگر آپ علاج کراتے کراتے مایوس ہوچکے ہوں تو فوراً رسالہ حیات جاوید مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں جس میں آتشک سوزاک جریان ضعف باہ اور تمام مردانہ امراض کی مفصل ماہیت مکمل علاج اور مجرب نسخہ جات درج ہیں۔ نیز ہندوستان کے ممتاز زرین رسالہ الحکیم کا نمونہ بھی مفت
مینجر شفاخانہ چشمہ صحت و دفتر الحکیم
موچی دروازہ لاہور

ضرورت رشتہ

ایک صاحب جن کی عمر اٹھائیس سال ہے اور ساٹھ روپے ماہوار آمد رکھتے ہیں نکاح ثانی کے خواہشمند ہیں۔ خط وکتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کی جائے۔
م معرفت مینجر الفضل قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چار پانچ سال سے احمدی وہاں عید پڑھنے لگے ہیں۔ اس سے قبل ہم پڑھتے تھے۔ اب ہم محراب کے جنوب کی طرف پڑھتے ہیں ہم محراب سے پانچ دس کرم کے فاصلہ پر عید پڑھتے ہیں۔ احمدی محراب کے جانب شمال عید پڑھتے ہیں پہلے یہ باغ میں پڑھتے تھے۔ میں نے احمدیوں کو اس قبرستان میں کوئی میت دفن کرتے نہیں دیکھا۔ ان کے قبرستان قادیان سے جانب جنوب ہیں۔ قادیان میں ہمارے لئے اور کوئی جنازہ گاہ نہیں۔ قبروں کے لئے مٹی چھپڑوں سے لی جاتی ہے۔

بجواب جرح۔ ریتی چھلہ کے معاملہ میں میں نے احمدیوں کے خلاف درخواست دی تھی۔ چودہری فتح محمد صاحب نے چودہری افضل حق احراری پر جو دیوانی دعوی کیا تھا۔ اس میں میں نے چودہری افضل حق کے حق میں گواہی دی تھی۔ عطاء اللہ بخاری کے مقدمہ میں میں بطور مددگار عدالت میں جایا کرتا تھا۔ وہ کیس اس تقریر کی بناء پر تھا۔ جو قادیان میں کی گئی تھی۔ اس کیس میں کوئی باقاعدہ ڈیفنس کونسل نہیں تھی۔ لیکن کھوسلہ کے شائع شدہ فیصلہ کے ٹائیٹل پیج پر میرا نام ڈیفنس کونسل کے ممبر کے طور پر درج ہے۔ یہ فیصلہ عبدالکریم مباہلہ والے نے شائع کیا تھا۔ میں نے یہ عرصہ پہلے دیکھا تھا مگر اس کی تردید کی ضرورت نہیں سمجھی کیونکہ میں نے اسے اپنے لئے عزت افزائی سمجھا۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ خوشی محمد کے خلاف چودہری حسین علی صاحب کی عدالت میں جو مقدمہ چلا تھا۔ اس میں میں نے کوئی حصہ خوشی محمد کے خلاف

لیا ہو۔ ۱۹۳۵ء میں میں بٹالہ میں ملازم نہیں تھا۔ ان دنوں میں قادیان میں رہتا تھا نو دس ماہ ہوئے میں نے ایک پمفلٹ "یادرفتگان" شائع کیا تھا۔ جو ضبط ہو گیا میں عبدالکریم مباہلہ کے گھر میں جاتا ہوں میرے گھر وہ آتا ہے۔ باہم باتیں بھی ہوتی ہیں۔ یہ عبدالکریم احمدیوں کے خلاف اخبار مباہلہ نکالتا رہا ہے۔ مجلس احرار مسلمین کی اگزیکٹو کونسل کا میں ممبر نہیں تھا۔ بغیر احمدیوں میں کوئی اور شخص نہیں۔ جو رحمت اللہ مہاجر کہلاتا ہو۔ دوسری جماعتوں میں کوئی ہو سکتا ہے۔ اخبار پیغام حق قادیان سے شائع ہوتا تھا۔ جس میں خلیفہ صاحب اور

احمدیوں پر نکتہ چینی کی جاتی تھی۔ میں حاجی محمد شریف کی دکان پر ملازم ہوں وہ باقاعدہ احراری نہیں ہے۔ میں نے ۲۹-۱۹۳۰ء میں اس جگہ اپنی بیوی کا جنازہ پڑھا تھا۔ مجھے علم نہیں کہ جب احمدیوں نے یہاں عید پڑھنی شروع کی۔ تو ہم میں سے کسی نے کوئی رپورٹ پولیس میں کی ہو۔

بجواب مکرر جرح۔ اخبار مباہلہ سے میرا کوئی سروکار نہیں تھا۔ پیغام حق کے ساتھ بھی میرا کوئی تعلق نہیں تھا۔ وہ قاضی مظہر الحق کا اخبار تھا۔ عبدالعزیز جو ایک مسئول الیہ ہے۔ احرار کے سخت خلاف ہے۔

وصیتیں

نمبر ۵۲۰۴ منکہ اللہ جوائی زوجہ محمد رمضان قوم سیام عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن محلہ دارالفضل قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶/۹/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے دسویں حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اس وقت میری جائداد دو سو روپیہ ہے۔ جو حق مہر کی صورت میں ہے۔ اس میں سے ایک زیور قیمتی پنتالیس روپے وصول کر چکی ہوں۔ اور باقی ۱۵۵/- روپے از شوہرم قابل وصول ہے

الامتہ:- اللہ جوائی موصیہ نشان انگوٹھا

گواہ شد:- مستری محمد رمضان بقلم خود خاوند موصیہ

گواہ شد:- مستری محمد الدین محلہ دارالسعۃ قادیان

نمبر ۵۲۱۵ منکہ نصیر الدین ولد عمر الدین قوم افغان پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن دیپ گرالی ڈاکخانہ مانسہرہ ضلع ہزارہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۹/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد کوئی نہیں۔ میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ مبلغ ۳۵/- روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اور یہ بھی اقرار کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے وقت جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:- نصیر الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ باغبانپورہ وٹیکسی ڈیلر ڈیلر یا سپروائیزر موضع بیگم پورہ متصل باغبانپورہ لاہور۔

گواہ شد:- محمد اسلم لیکچرار گورنمنٹ کالج لاہور

گواہ شد:- بشیر احمد عفی اللہ عنہ ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لاہور

نمبر ۵۲۳۴ منکہ نذیر احمد ولد چوہدری امام الدین صاحب قوم جٹ چٹھہ پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت اندازاً جنوری ۱۹۲۰ء ساکن بازو روالہ ڈاکخانہ مخدوم رشید ضلع ملتان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۹/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

۱- میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ کیونکہ میرے والد صاحب بفضل خدا زندہ ہیں۔

۲- میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ ۱۹/- روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا

۳- میری وفات پر جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ تحریر کر دی ہے کہ سند رہے

العبد- نذیر احمد بقلم خود

گواہ شد:- امام دین ولد نذیر احمد موصی

گواہ شد- چوہدری فیض احمد انسپکٹر بیت المال

نمبر ۵۲۰۸ منکہ برکت اللہ خان (ملک) ولد ملک نیاز محمد خان صاحب احمدی سگے زئی افغان پیشہ ملازمت

75

سال بھر مُفت

چار آنے — بارہ مہینے

نوٹ:- یہ رعایت صرف ۳۱ اکتوبر تک ہے

صرف ڈاک خرچ کے لئے چار آنے کے ٹکٹ اور مختلف شہروں کے پانچ معزز اصحاب کے مکمل پتے لفافہ میں بند کر کے بھیج دیجئے۔ پھر آپ کے نام بہترین مضامین سے مزین ماہوار رسالہ رہبر باغبانی بارہ مہینے کے لئے مفت جاری کر دیا جاوے گا۔

خط وکتابت کا پتہ:- چیف ایڈیٹر رسالہ رہبر باغبانی گجرات پنجاب

اسپینڈ کشتہ جات اور زہریلے اجزاء سے مبرا عرق النساء کی مجرب دوا

۱۰ گولیوں کی شیشی کی قیمت اڑھائی روپے (عہ) محصول ڈاک معاف

لنگین (عرق النساء) اور جوڑوں کے درد گھٹنے کمر درد۔ کولہوں کے درد کا درد۔ ریحی اور اعصابی درد۔ مسلسل یا دورہ سے ہونیوالے درد "اسپینڈ کے" سے ہمیشہ کیلئے دور ہو جاتے ہیں۔ پتہ:- دواخانہ مفرح جبادہ فلیمنگ روڈ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ فی الحال عارضی طور پر میں کسٹم ہوس کراچی میں کام کر رہا ہوں۔ اور مبلغ ۴۵ روپے ماہوار تنخواہ ہے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ تازیست اپنی آمد کا اور اس کے علاوہ جو آئندہ اللہ تعالیٰ مجھے مزید عطا فرمادے ۱/۱۰ حصہ ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ وماللہ التوفیق

نیز اگر میرے مرنے پر میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ اور اگر اس میں سے میں کچھ حصہ اپنی زندگی میں ادا کر جاؤں تو وہ اسمیں سے منہا سمجھا جائیگا

العبد۔ برکت اللہ خاں احمدی ملازم کسٹم ہوس کراچی

گواہ شد:۔ عبد القادر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

گواہ شد:۔ عبد الکریم پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ کراچی

گواہ شد۔ فتح محمد شرما سکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی

فارم ا

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ اللہ یار ولد امیر ولد میاں راضی ذات سیال سکنہ کلاچی خوجہ ڈھارہ تحصیل شور کوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام صدر جھنگ، درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۱۰/۱۵ ۱۵ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور صدر جھنگ کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۳۸ء

دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

مہر: بورڈ کی مہر

فارم ا

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ سلطان نورا ولد سلطان ولد محمد ذات ناچھی سکنہ چک ۲۳۶ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے اور یہ بورڈ نے بمقام چنیوٹ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۱۰/۸ ۱۰ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور چنیوٹ کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں

مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۳۸ء

دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

مہر: بورڈ کی مہر

رشتہ درکار ہے

ایک تعلیم یافتہ گھرانے کی ۱۵/۱۶ سالہ کنواری باسلیقہ ارائیں لڑکی کے لئے برسرِ روزگار رشتہ کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احمدی احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط وکتابت کریں۔ زمیندار قوم کو ترجیح دی جائے گی۔

اول مدرس مدرسہ باہومان براستہ سب آفس واربرٹن ضلع شیخوپورہ

پریم

وہ چال چل کہ عمر خوشی سے کٹے تری ٭ وہ کام کر کہ یاد تجھے سب کیا کریں

ہمارے خاندان کے صدری نسخہ جات سے مخلوق خدا کا بہت بھلا ہوا ہے اس لئے میں مخلوق خدا کی بہتری اور بہبودی کیلئے پریم نامی طاقت کی گولیوں کا اشتہار دیتا ہوں ان گولیوں کے استعمال سے بوڑھے جوان کمزور طاقتور اور نوجوان شاہ زور بن گئے۔ جوانی کو قائم رکھنے کا واحد ذریعہ ہیں۔ دماغی کام کرنے والوں کیلئے بینظیر تحفہ ہیں انکے استعمال کرنے سے دل ودماغ اعصاب اور معدہ کو طاقت ملتی ہے سرعت کو دور کرنے والی اور طاقت کو بڑھانے کیلئے اکسیر اعظم ہیں۔ ان گولیوں سے دل کی دھڑکن سر کے چکر آنکھوں کے سامنے اندھیرا آنا اور سستی وغیرہ دور ہو کر فرحت اور زندگی حاصل ہوتی ہے اسکا اثر دیرپا اور مستقل ہے پوری خوراک قیمت معہ علاوہ محصولڈاک قیمت نمونہ دو روپیہ (نوٹ) اگر فائدہ حاصل نہ ہو تو قیمت واپس دی جائے گی۔

۱۔ مولوی محمد صالح صاحب مولوی فاضل امام مسجد حاجی کیمپ کراچی پچاس سالہ بوڑھے حاجی کا اعلان میری عمر پچاس سال ہے میں نے پریم نامی گولیاں استعمال کیں اور چند ہی دنوں میں بہت طاقت محسوس کرنے لگ گیا۔ (۲) داؤد خاں ملازم انڈین نیوی جہاز کلابود (۳) محمد خاں ولد نبی بخش جمعدار پولیس منگا پیر (۴) مولوی فاضل عبد القادر امام مسجد ریاست لس بیلہ (۵) حاجی محمد جان نمبردار سکنہ گڑاپ کراچی (۶) غلام حسین ملازم جناب سید محبوب شاہ غازی کونسلر (۷) سردار قوم میاں منگل ولد حاجی بیری (۸) لالہ بیری مل دیوان ولد لالہ دینل مل سیٹھ کراچی (۹) وڈیرا امیر محمد خاں ولد پچل خاں وڈیرا منڈوری ضلع داؤ حکیم نور محمد جراح احمدی کی پریم نامی گولیاں استعمال کیں۔ قابل تعریف ہیں۔ ہم بزرگ اور عزیز بھائیوں کو آگاہ کرتے ہیں کہ وہ بھی ان پریم نامی گولیوں سے فائدہ اٹھائیں۔ نوٹ:۔ اس کے علاوہ ناسور داد۔ آتشک سوزاک موغلی پھوڑا اور چمبل وغیرہ کا بھی علاج کیا جاتا ہے۔

احمدیہ شفاگھر لی مارکیٹ ڈاکخانہ منگا پیر نور محمد جراح احمدی ولد مولوی کرم الٰہی جراح احمدی کراچی شہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن - ۱۵ اکتوبر - برلن میں جرمن افواج کے افسروں کا ایک عظیم الشان اجتماع ہوا۔ اس موقعہ پر نوآبادیاتی لیگ کے حاکم اعلےٰ پر ائرڈان دیپ کے مرتب کردہ مندرجہ حلف نامہ پڑھکر سنایا گیا - ہمارے ممتاز شرکاء نے بڑی طاقت اور سرگرمی کا ثبوت دیتے ہوئے نوآبادیاں حاصل کی تھیں ہم ہرہٹلر کو یقین دلاتے ہیں - کہ ہم قومی توہین کو دور کرنے کے مدنظر کھوئی ہوئی نوآبادیاں کے واپس لینے کے لئے اسی طاقت اور سرگرمی کا ثبوت دینگے -

لاہور - ۱۶ اکتوبر - معلوم ہوا ہے کہ ہائیکورٹ لاہور نے عزیز الرحمن ولد مولوی حبیب الرحمن احراری کے خلاف زیر دفعہ ۱۲۴ الف تعزیرات ہند وارنٹ گرفتاری جاری کر دئے ہیں اس سے قبل مولوی حبیب الرحمن کے خلاف بھی اسی سلسلہ میں وارنٹ گرفتاری جاری ہو چکے ہیں -

ٹوکیو - ۱۵ اکتوبر - معلوم ہوا ہے کہ جاپانی فوجیں آج صبح چانگ ٹیکانگ نامی شہر پر قابض ہو گئی ہیں - یہ شہر سینانگ سے ۱۲ میل شمال کی طرف واقع ہے -

لنڈن ۱۶ اکتوبر - آج صبح ایک مقامی ہسپتال میں برطانوی حکومت کے وزیر نوآبادیات لارڈ سٹینلے کا انتقال ہو گیا -

بخارسٹ ۱۵ اکتوبر - ہنگری کے وزیر نیشنل ڈیفنس اپنے ماتحت سکرٹری جنرل گلائز کے ساتھ مستعفی ہو گیا ہے - معلوم ہوا ہے کہ استعفےٰ وزارت میں اختلاف رائے کا نتیجہ ہے

لاہور - ۱۶ اکتوبر - پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے اجلاس ۱۰ نومبر کو نئے اسمبلی چیمبر میں ہوگا - توقع کی جاتی ہے کہ اس اجلاس میں ایگریکلچرل پروڈیوس مارکیٹنگ بل اور پرائمری ایجوکیشن بل پر بحث ہو گی -

امرتسر ۱۶ اکتوبر - کل میونسپلٹی کانگرس پارٹی کا اجلاس ہوا - جس میں یہ فیصلہ کیا گیا - کہ ۱۹ اکتوبر کو گورنر کو جو گارڈن پارٹی دی جارہی ہے - میں شرکت نہ کی جائے - البتہ ٹی بی ہسپتال کی رسم افتتاح کے وقت جایا جائے کیونکہ وہ پرائیویٹ اور سوشل رسم ہے -

لاہور - ۱۶ اکتوبر ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن نے ایک سرکلر جاری کیا ہے - جس میں بیان کیا گیا ہے - کہ پنجابی اور ہندی کی پڑھائی کا انتظام صرف ان سکولوں میں ہو سکیگا جن میں مڈل کی حالت میں ۳۲ طلبا اور ہائی سکول کی حالت میں ۴۸ طلبا ان زبانوں کی پڑھائی کے خواہاں ہوں - اور عربی اور سنسکرت کا انتظام ۱۵ طلباء ہونے پر کر دیا جائیگا

بوڈاپسٹ ۱۵ اکتوبر معلوم ہوا ہے - کہ رومانیہ نے چیکوسلواکیہ سے مطالبہ کیا ہے - کہ اگر الحقونیا کا ضلع ہنگری کے حوالہ کیا جائے تو اس صورت میں ضلع الحقونیا کا ایک حصہ رومانیہ کو دیا جائے تاکہ پولینڈ اور رومانیہ کے مابین ریلوے کا سلسلہ جاری رہ سکے -

یروشلم ۱۶ اکتوبر فلسطین گورنمنٹ نے حکم جاری کیا ہے - کہ ۱۶ سال سے زیادہ عمر کے تمام عرب شناختی کارڈ رکھیں تین دیہاتی عربوں کو اسلحہ برآمد ہونے پر عدالت سے موت کی سزا کا حکم ملا ہے - انہوں نے رملہ کے نزدیک ایک انگریز افسر کو گولی سے اڑا دیا تھا -

پونہ ۱۵ اکتوبر آج بمبئی اسمبلی میں اس امر کا ریزولیوشن پیش کیا گیا کہ بمبئی گورنمنٹ حکومت ہند سے سفارش کرتی ہے - کہ صوبہ کے جملہ کالجوں میں گریجوایٹوں کی فوجی تربیت کا انتظام کرنے کے لئے گورنمنٹ آف انڈیا سہولیات بہم پہنچائے تاکہ ہر ایک گریجویٹ ڈگری حاصل کرنے سے پہلے کم از کم دو سال تک تربیت حاصل کر سکے - اسمبلی نے متفقہ آواز سے ریزولیوشن پاس کر دیا -

برلن ۱۵ اکتوبر معلوم ہوا ہے - کہ ہر ہٹلر برطانیہ کو ایک اور چیلنج دینے کے سوال پر غور کر رہا ہے - جس میں نوآبادیات کی واپسی کے متعلق تجاویز پیش کی جائیں گی یہ بھی معلوم ہوا ہے - کہ جرمنی کی طرف سے مطالبات پیش نہیں کئے جائیں گے - کیونکہ ہر ہٹلر پہلے ہی کہہ چکا ہے - کہ نوآبادیات کا مسئلہ بھی لڑائی کے بغیر حل ہو جائے تو اچھا ہے -

پٹنہ ۱۶ اکتوبر آج پنجاب ایکسپریس کو حادثہ پیش آیا جس میں ایک شخص ہلاک اور ۳۲ مجروح ہوئے زخمیوں میں سے پانچ چھ کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے - زخمیوں میں ۹ مسلمان ہیں - جو ایک برات کے ممبر تھے -

شیلانگ ۱۶ اکتوبر آسام کانگرس وزارت نے فیصلہ کیا ہے - کہ کانگرس کولیشن وزارت کے کم تنخواہیں منظور کرنے سے حکومت کو جو بچت ہو گی - آئندہ جنوری سے اسے قبائلی پسماندہ اور اچھوت اقوام میں تعلیم پھیلانے پر خرچ کیا جائیگا نیز معلوم ہوا ہے - کہ ۲ ستمبر سے لیکر ۲ دسمبر تک کی بچت کو سیلاب زدہ علاقہ کے مصیبت زدگان میں تقسیم کیا جائے گا -

برلن ۱۶ اکتوبر فوجیوں میں ہٹلر کے خلاف ناراضگی کا جذبہ پایا جاتا ہے جرنیل بیک جو فوجوں کے افسر اعلےٰ ہیں دوبارہ مستعفی ہو گئے ہیں - جنرل گوئرنگ اور ہٹلر میں کشمکش بڑھ رہی ہے -

ٹوکیو - ۱۵ اکتوبر جنوبی کیوشو کے ضلع ایریا میں زبردست طوفان آیا - جس کی وجہ سے دو سو آدمی لاپتہ ہیں - اور پچاس مکانات سیلاب کی نذر ہو گئے ہیں -

وارثا ۱۵ اکتوبر کل یہودی اضلاع میں یہودیوں کے خلاف مظاہرہ کیا گیا مظاہرین محلوں میں گشت کرنے لگے اور متعدد یہودیوں کے مکانات کی کھڑکیاں توڑ ڈالیں - راستے میں جو یہودی بھی انہیں ملا اسے زدوکوب کیا - شام کو یہودی اپنی عبادت گاہ میں جمع تھے - ان پر حملہ کیا گیا - اور عمارت کو آگ لگا دی اور ان کے ربی کو ضربات پہنچائیں - سرکاری حلقوں کا بیان ہے - کہ نازی پارٹی کا اس شورش سے کوئی تعلق نہیں -

برلن ۱۵ اکتوبر جرمنی نے ایک ہوائی معاہدے کا مسودہ تیار کیا ہے - جس کے ماتحت برطانوی ہوائی طاقت کو جرمنی کا ۱/۲ قرار دیا گیا ہے - جرمنی نے اس امر کی دھمکی دی ہے - کہ اگر برطانیہ جرمنی کے ساتھ ایسا سمجھوتہ نہیں کرے گا - جسے جرمنی اپنے مفاد کے لئے بہتر خیال کرے تو جرمنی اینگلو جرمن بحری معاہدے کی دھجیاں اڑا دیگا -

لاہور - ۱۵ اکتوبر لازمی ابتدائی تعلیم کے مسودہ قانون کی تحقیقات کے لئے جو کمیٹی مقرر کی گئی تھی آج اس نے اپنا کام ختم کر لیا ہے - رپورٹ چند روز تک مرتب ہو جائے گی اور اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پیش کی جائے گی -

کشمیر کا ارزاں مال

آپ صاحبان کو معلوم ہے - کہ سوپور کشمیر کے پٹو چارخانہ اور ملیدہ پٹو خودرنگ اور لوئیاں ہر قسم کی تمام دنیا میں شہرت رکھتی ہیں - برائے مہربانی ایک دفعہ ملاحظہ فرمائیں تا آپ پر حقیقت روشن ہو جائے

پٹو چارخانہ کشمیرہ اونی فرمائشی ۱۰ گز (طول) ۱۲ گرہ (عرض) ۸/۰ (روپیہ)
" " درجہ اول ۸ گز ۱۲ گرہ ۶/۰
" " درجہ دوم ۸ گز ۱۰ گرہ ۵/۰
پٹو ملیدہ خودرنگ درجہ اول ۹ گز ۹ گرہ ۱۲/۰
" " " دوم ۹ گز ۹ گرہ ۱۰/۰
لوئی خودرنگ دوہری درجہ اول ۱۰ گز ۱۲ گرہ [illegible]
" " درجہ دوم ۱۰ گز ۱۲ گرہ [illegible]
لوئی سفید دوہری ۱۰ گز ۱۲ گرہ ۸/۰
لوئی خودرنگ سبز و سرخ کناری والی [illegible]
شدہ سلاجیت کشمیری ۸ فی تولہ
زعفران درجہ اول [illegible] روپیہ فی تولہ
زعفران درجہ دوم [illegible] فی تولہ

اس کے علاوہ ہر قسم کا اونی مال تیار ہوتا ہے - آرڈر آنے پر تعمیل کی جائے گی -

جی ایم شال ایجنسی سوپور کشمیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نارتھ ویسٹرن ریلوے

سمرالہ اور ماچھی واڑہ میں جو لدھیانہ ریلوے سٹیشن سے علی الترتیب اکیس اور ستائیس میل کے فاصلہ پر ہیں یکم دسمبر ۱۹۳۸ء

یا کسی بعد کی تاریخ سے ایک سال تک آوٹ ایجنسیوں کو چلانے کے لئے ٹنڈر مطلوب ہیں۔

ٹنڈر ۲۲/۱۰/۳۸ کو ۴ بجے بعد دوپہر تک وصول کئے جائیں گے اور ۲۲/۱۰/۳۸ کو ۱۱ بجے قبل دوپہر چیف کمرشل منیجر کے دفتر میں ان ٹنڈر بھیجنے والوں کی موجودگی میں جو اس وقت حاضر ہوں کھولے جائیں گے۔ کامیاب ٹنڈر دینے والے کو ان آوٹ ایجنسیوں کے لئے ۱۵/۱۱/۳۸ کو تین ہزار روپیہ بطور ضمانت جمع کرنا ہوگا۔

ٹھیکیدار کو حسب ذیل شرائط پوری کرنا ہونگی۔

(۱) مسافروں۔ ان کے سامان۔ پارسلوں اور اسباب وغیرہ (سوائے ایسے اسباب کے جو بہت ضخیم اور وزنی ہو۔ یا مویشی اسلحہ اور بارود وغیرہ کی قسم سے ہو) کے بکنگ کے لئے مناسب عمارتیں مہیا کرنا ہوں گی۔ جنہیں نارتھ ویسٹرن ریلوے منظور کرے گا۔

(۲) اس امر کا انتظام کرنا ہوگا۔ کہ درمیانہ اور سوم درجہ کے مسافروں ان کے سامان اور پارسلوں اور اسباب کو موٹر لاریوں کے ذریعہ ان آوٹ ایجنسیوں سے لدھیانہ ریلوے سٹیشن تک اور لدھیانہ سٹیشن سے ان آوٹ ایجنسیوں تک پہنچایا جائے۔

(۳) مسافروں۔ ان کے اسباب اور پارسلوں اور سامان کے بکنگ اور انہیں ان آوٹ ایجنسیوں اور لدھیانہ ریلوے سٹیشن کے درمیان لاریوں کے ذریعہ لانے اور لے جانے کے لئے اپنا سٹاف مہیا کرنا ہوگا۔ جس کے متعلق نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ارباب اختیار سے پہلے منظوری لینا ضروری ہوگی۔

(۴) لدھیانہ ریلوے سٹیشن اور ان آوٹ ایجنسیوں کے درمیان۔ چوری۔ تباہی۔ نقصان اور حادثہ وغیرہ سے بچانے کے متعلق مسافروں۔ اسباب پارسلوں اور سامان کا بیمہ کرانا ہوگا۔ جس میں تھرڈ پارٹی کے خطرات بھی شامل ہوں گے۔

ٹھیکیدار کو اپنے ٹنڈر میں مندرجہ ذیل امور کا ذکر کرنا ہوگا۔

(الف) وہ اسباب۔ پارسلوں اور سامان کے لئے فی من یا اس کے جزو پر کم سے کم کیا اجرت لے گا۔ نیز فی مسافر اور اسباب پارسل اور سامان (جن کا ذکر شق ۲ متذکرہ الصدر میں ہو چکا ہے) کم سے کم کیا کرایہ چارج کرے گا۔

(ب) متذکرۃ الصدر شق ۱ سے شق ۴ تک ریلوے کے کام کے لئے کیا معاوضہ لیگا۔

ٹنڈر سربمہر لفافوں میں بھیجنے چاہئیں اور ان پر "سمرالہ اور ماچھی واڑہ آوٹ ایجنسیز" لکھا ہو۔

کامیاب ٹنڈر دینے والے سے جس قسم کا معاہدہ لکھا یا جاتا ہے۔ اس کی ایک کاپی چیف کمرشل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کے دفتر سے دو روپے میں مل سکتی ہے۔

جنرل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے کو حق حاصل ہے۔ کہ جو ٹنڈر چاہے قبول کرے۔ اور ضروری نہیں کہ وہ سب سے کم شرح کا ہو۔

جنرل منیجر لاہور

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰۔ امنجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ دلیداد خان ولد احمد خان ذات بلوچ سکنہ میر بنوالہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام جھنگ درخواست کی سماعت کیلئے یوم ۱۵/۱۱/۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور صدر جھنگ کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

مورخہ ۲۷/۹/۳۸ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ۔

(عدالت کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰۔ امنجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ سلطان خان ولد لال خان ذات بلوچ سکنہ میر محمد تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام جھنگ درخواست کی سماعت کیلئے یوم ۱۵/۱۱/۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور صدر جھنگ کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۸/۹/۳۸

(دستخط) خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(عدالت کی مہر)

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی